قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۸	۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۹ اگست سنہ ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷ اگست بوقت ۴½ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت آج صبح تو اچھی تھی۔ لیکن ظہر کے وقت سر درد کی شکایت ہوگئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی شادی کی خوشی میں ۸ اگست مقامی سکولوں اور صدر انجمن کے دفاتر میں تعطیل رہی:۔

۷- اگست بعد نماز عشا لوکل انجمن کے زیر انتظام ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل نے تقریریں کیں۔ آخر میں جناب میر قاسم علی صاحب نے ان احراریوں کی اشتعال انگیز حرکات کا ذکر کیا۔ جو یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں حکام کو ان کی فتنہ انگیزیوں کی طرف توجہ دلائی گئی:۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا سہرا

مبارک ہو تجھے ابن امام قادیاں سہرا
کہ حوریں گوندھ کر لائیں ترا اے جانِ جاں سہرا

خدا نے عرش پر تحمید کی جس پاک ہستی کی۔
اُسی کے نور سے پُر نور تیرا جاوداں سہرا

مبارک مصلح موعود کے فرزند اکبر ہو۔
ترے سر پر ہے تاباں درخشاں و فشاں سہرا

زمیں پر شادیانے ہیں زبانوں پر ترانے ہیں
فرشتوں کی زبانی گا رہا ہے آسماں سہرا

الٰہی ناصر احمد کو منصورِ جہاں رکھیو
اور اس کے روئے انور پر سعادت تواماں سہرا

نجاتِ خلق وابستہ ہے اب ابناءِ فارس سے
انہی کے سر پہ ہے گا نازشِ صاحبقراں سہرا

مبارک آل احمد کو مبارک ہو جماعت کو
مبارک ناصرِ منصور و محمود زماں سہرا

(اکمل)

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریب شادی

دولہا و دولہن کا پُرخلوص استقبال اور شاندار جلوس

جیسا کہ گزشتہ پرچہ میں مختصر اطلاع دی گئی تھی۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی برات ۶۔ اگست کو بارہ بجے کی گاڑی سے بروز دوشنبہ مالیر کوٹلہ سے واپس آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جو رخصتانہ کی مبارک تقریب میں شمولیت کے لئے بذریعہ موٹر مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے تھے۔ ۶ر اگست کو گیارہ بجے کے قریب واپس دارالامان پہونچ گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ جہاں بہت بڑا ہجوم برات کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھا۔ اس بارے میں لوکل انجمن نے قابل تعریف اور قابل مسرت سرگرمی کا اظہار کیا اور استقبال کو شاندار بنانے کی پوری کوشش کی۔ مسجد مبارک سے لے کر سٹیشن تک دورویہ رنگ دار جھنڈیاں لہرا رہی تھیں۔ کئی جگہ اعزازی دروازے نصب تھے۔ مختلف مقامات پر موزون اشعار اور دعائیہ کلمات کے قطعات آویزاں تھے۔

گاڑی کی آمد سے قبل سٹیشن پر مردوں۔ عورتوں اور بچوں کا جم غفیر جمع ہوگیا۔ جس پر نظر ڈالنے سے ہر طرف خوشی و مسرت کا سماں نظر آتا تھا۔ اور ہر فرد پھولا نہ سماتا تھا جب گاڑی پلیٹ فارم پر پہونچی۔ تو مجمع نے نعرہ ہائے تکبیر۔ غلام احمد کی جے۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد۔ مرزا ناصر احمد زندہ باد۔ اہلاً و سہلاً و مرحباً کے نعروں سے جذبات مسرت کا اظہار کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو گاڑی سے اُترنے پر مبارکباد دی اور پھولوں کا ہار پہنایا۔ حضور کے گلے میں بھی پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور مبارکبادیں عرض کی گئیں۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معزز براتی۔ اور دولہا دولہن تین موٹروں میں سوار ہوئے۔ اور موٹریں۔ شاندار جلوس میں آہستہ آہستہ روانہ ہوئیں۔ اہل جلوس خوش الحانی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ دعائیہ اشعار پڑھتے رہے جو آپ نے اپنی ذریتِ طیبہ کے متعلق فرمائے ہوئے ہیں جلوس جب اس رستہ سے احمدیہ چوک تک پہونچا۔ جو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں کھڑے ہو کر دُعا کی جس میں تمام مجمع شریک ہوا۔

اس نہایت ہی خوشی اور مسرت کی تقریب پر ہم ایک بار پھر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خانصاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس تقریب کو اسلام۔ جماعت احمدیہ بلکہ ساری دُنیا کے لئے برکات کا موجب بنائے۔

ترانہ تہنیت

ترانے گا رہے ہیں تہنیت کے — بشریاں اور فرشتے آسماں پر
مسرت ہی مسرت چار سُو ہے — خوشی چھائی ہوئی ہے قادیاں پر
مسیحائے زماں کے گھر ہے شادی — مبارکباد ہے سب کی زباں پر
مبارکباد ام المومنین کو — بہار آئی ہے اُن کے گلستاں پر
ہے دُولہا احمد مرسل کا پوتا — ہے جس کا باپ فائق کُل جہاں پر
خود ایسا متقی۔ اور نیک خو ہے — بزرگوں کو بھی ہے رشک اس جواں پر
دولھن بھی ہے نواسی میرزا کی — نہ کیوں اترائیں ہم ایسے قراں پر
الٰہی ہمنشیں ہوں تیری لاکھوں — ہم ایسے بے کسوں کے مہرباں پر
رہے ہر دم ترے فضلوں کی بارش — مسیحا اور اس کے خانداں پر
کرم کی اک نظر شاکر پہ آقا — گنہگار و ضعیف و ناتواں پر

مالابار کیلئے مجاہدین کی ضرورت

تین چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ احباب ان مظالم کے متعلق تھوڑی سی سرگزشت اخبار کے صفحات میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جو مالابار کے احمدیوں پر کئے گئے اگرچہ مخالفت بدستور جاری ہے۔ افراد جماعت احمدیہ مالابار کو مخالفین نے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنایا ہوا ہے۔ لیکن اس ضمن میں یہ بات معلوم کر کے اطمینان و شکریہ کا باعث ہے۔ کہ ان مظلوم بھائیوں کی احمدی دوستوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جو امداد کی ہے۔ اس سے مالابار کے احمدیوں کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے اور وہ مرکز و احباب سے بروقت امداد پہونچنے پر مخالفت کا مقابلہ صبر و استقلال کے ساتھ کر رہے ہیں۔

جن دوستوں نے اپنے ان غریب اور بے کس بھائیوں کی امداد کے لئے لبیک کہا ہے۔ ان میں جماعت احمدیہ حیدر آباد کو دوسری جماعتوں پر نمایاں سبقت حاصل ہوئی ہے۔ ابھی تک مالابار کی جماعت کی مشکلات حل نہیں ہوئیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ نے جماعت مالابار کو مزید امداد بہم پہونچانے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس طرح ملکانہ میں احباب نے اپنے آپ کو تین تین ماہ کے لئے والنٹیر کیا تھا۔ ایسا ہی وہ اب بھی کریں۔ خود جائیں۔ بلا معاوضہ میں اخراجات بھیجدیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کو منظور فرمایا ہے اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ احباب کے ذریعہ سے مالابار کی جماعت کی اس وقت تک مدد کرتی رہے۔ تاوقتیکہ ان کو ظلم و ستم سے نجات حاصل ہو۔ لہذا میں تمام احباب کو اس کار خیر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ احباب اس کام کے لئے اپنے نام جلد سے جلد پیش کریں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً۔ یعنی مومن دوسرے مومن کے لئے ایک ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے۔ کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس لئے اجتماعی فریضہ کو نظر انداز کرنے کے یہ معنی ہونگے۔ کہ اپنی بنیادوں کو خود اپنے ہاتھوں سے کھوکھلا کیا جائے۔ آج جماعت احمدیہ دُنیا میں اس لئے کھڑی کی گئی ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دوبارہ زندہ کرے پس میں اُمید کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ اپنی ممتاز حیثیت کو اس آڑے وقت پر جو مالابار میں بھائیوں کو درپیش ہے۔ بھولیگی نہیں اور ہمارے مجاہدین جلد سے جلد اپنے آپ کو اس کار خیر کے لئے پیش کرینگے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

شفاخانہ مویشیاں پلول میں نہایت ہی ناپاک حرکت

اعلیٰ حکام کی فوری توجہ کی ضرورت

پلول ضلع گوڑگانواں کے وٹرنری ہسپتال کے ہندو انچارج اور اس حلقہ کے سکھ وٹرنری سپرنٹنڈنٹ سے متعلق جس ناپاک حرکت کا ذکر مختلف ذرائع سے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اور جس کے خلاف قادیان کے ایک جلسہ میں صدائے احتجاج بلند کی جا چکی ہے۔ اس سے بڑھ کر دل آزار۔ فتنہ انگیز۔ اور امن شکن حرکت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے مسلمانوں کو جس قدر عقیدت ہے۔ اور آپ کی شان اعلیٰ کے خلاف کوئی فعل ان کے لئے جس درجہ باعث رنج و ملال ہو سکتا ہے۔ اس سے کوئی شخص خواہ وہ ہندو ہو۔ یا سکھ یا عیسائی ناواقف نہیں ہو سکتا۔ اور پنجاب میں تو کئی ایک اس قسم کے واقعات بھی ہو چکے ہیں۔ کہ جب کبھی کسی غیر مسلم نے کسی رنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا ارتکاب کیا۔ تو اس کا نہایت ناگوار نتیجہ نکلا۔ ان حالات میں اگر کوئی شخص بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کسی قسم کی پاجیانہ حرکت کرتا ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ مسلمانوں کی دلآزاری کر کے فتنہ و شرارت کا مرتکب ہوتا ہے اور ایسی آگ بھڑکاتا ہے۔ جو کسی ایک مقام تک محدود نہیں رہ سکتی۔ بلکہ تمام ملک میں پھیل کر نہایت خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے*

پلول کے وٹرنری ڈاکٹر اور سپرنٹنڈنٹ سے متعلق جس حرکت کا اخبارات میں ذکر آیا ہے۔ وہ تو ایسی شرمناک اور اس درجہ حیران کُن ہے۔ کہ سمجھ میں نہیں آتا کوئی شخص جس نے انسانوں میں پرورش پائی ہو۔ جس میں شرافت و انسانیت کا ایک ذرہ بھی ہو۔ اور جس میں عقل و سمجھ کا شائبہ بھی پایا جاتا ہو۔ وہ کیونکر ایسی انتہا درجہ کی لغو اور بے حد دل آزار حرکت کا مرتکب ہو سکتا ہے اخبارات میں یہ جگر خراش اور ناپاک خبر جن الفاظ میں شائع ہوئی ہے۔ وہ یہ ہیں:۔

پلول میں ایک شفاخانہ مویشیاں ہے۔ جس میں نسل بڑھانے کے لئے ایک گھوڑا۔ اور ایک گدھا رکھا ہوا ہے۔ ہسپتال کا انچارج ایک ہندو برہمن ڈاکٹر ہے۔ اس نے سپرنٹنڈنٹ کے ایما سے گدھے کا نام رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر "احمد" رکھا ہوا ہے۔ اور وہ گدھا اسی نام سے بلایا جاتا ہے ڈاکٹر اور سپرنٹنڈنٹ کی اس ناپاک حرکت سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اور ان میں سخت ہیجان پھیل رہا ہے کیونکہ رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر مذکور سے دریافت کیا گیا۔ تو اس نے بتایا۔ کہ گدھے کا نام سپرنٹنڈنٹ نے تجویز کر کے بھیجا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ سکھ ہے*

اول تو یہی بات ناقابلِ فہم ہے۔ کہ گدھے کا نام رکھنے کا کیا مطلب لیکن اگر وہ ایسا ہی منظورِ نظر تھا۔ کہ اس کا کوئی نام رکھنا ضروری تھا۔ تو ایسا نام کیوں رکھا گیا جو مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو سخت مجروح کرنے والا۔ اور ان میں بے حد جوش و ہیجان پیدا کرنے والا ہے۔ سکھوں کے متعلق تو ہمیں معلوم نہیں۔ کہ ان میں گدھے کو کوئی خاص قدر و منزلت حاصل ہے یا نہیں۔ لیکن ہندوؤں میں تو بندر اور سؤر تک کو دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ گدھے کو نظر انداز کر دیا گیا ہو۔ پس اگر پلول کے ہسپتال کے گدھے کا کوئی نام تجویز ہی کرنا تھا۔ تو ایسا تجویز کیا جاتا۔ جو نہ صرف اس کی صفات کے لحاظ سے موزون ہوتا۔ بلکہ تجویز کرنے والے کے ساتھ روحانی نسبت بھی رکھتا۔ اور جسے وہ مقدس سمجھتا اس پر کسی کو اعتراض ہوتا۔ لیکن اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسا نام تجویز کرنا جو دُنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے ہادی کا نام ہے۔ اور جس کے احترام کی خاطر وہ اپنا سب کچھ قربان کر دینا بہت بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔ نہایت ہی شرمناک فتنہ انگیزی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اس کی غرض سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ملک میں از سر نو شرارت اور فساد پھیلایا جائے۔ پلول وہی قصبہ ہے جس کے ارد گرد کے کئی دیہات کے مسلمانوں کو ہندوؤں نے مرتد کرنے کی جد و جہد شروع کر رکھی ہے۔ ان کی غربت اور افلاس۔ ان کی جہالت اور اسلام سے ناواقفیت سے فائدہ اٹھا کر ہر قسم کے دباؤ اور تحریص سے کام لے رہے ہیں۔ اور بعینہٖ وہی رنگ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو انہوں نے ملکانوں کے متعلق اختیار کیا تھا۔ اور ۸۹ گھرانوں کے مرتد ہو جانے کی خبر اخبارات میں شائع بھی ہو چکی ہے۔ ایک طرف تو یہ کچھ ہو رہا ہے۔ اور دوسری طرف یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے سامنے دم مارنے کی ہمت نہیں ہندو جس طرح چاہیں۔ ان کے جذبات کو مجروح کر سکتے ہیں۔ نہ صرف ان کی بلکہ ان کے ہادی و مقتدا کی کھلم کھلا تحقیر کے مرتکب ہو سکتے ہیں یہ وہ حرکت کی گئی جس کا ذکر اخبارات میں آچکا ہے۔ اور جو اوپر بیان کی گئی ہے*

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ پلول کے مسلمانوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب گوڑگانواں۔ اور گورنر صاحب بہادر پنجاب کو بذریعہ تار اس شرارت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ وٹرنری ڈاکٹر اور سپرنٹنڈنٹ کو برخاست کر کے۔ اور ان پر مقدمہ چلا کر ان کے شرمناک فعل کی انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ بہترین اور قابل تعریف طریق عمل ہے۔ جو انتہائی رنج و الم کی حالت میں انہوں نے اختیار کیا۔ اور جس میں تمام مسلمان ان کے ہمنوا ہیں۔ اعلیٰ حکام کو اس بارے میں ایک لمحہ کا بھی توقف روا نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور فوری طور پر ضروری کارروائی کرنی چاہیئے۔ ورنہ بات کے بڑھ جانے۔ اور ناگوار نتائج رونما ہونے کا سخت خطرہ ہے۔ اس قسم کی ناپاک شرارت اگر کسی اور کی طرف سے سرزد ہوتی۔ تو بھی حکام کا فرض تھا۔ کہ اس کے انسداد کے لئے فوری کارروائی کرتے لیکن اب جبکہ یہ سرکاری ملازمین کی طرف منسوب کی جا رہی ہے، ان سرکاری ملازمین کی طرف جن کا فرض ہر مذہب و ملت کے لوگوں کی خدمت کرنا۔ اور ان کے ساتھ شریفانہ طور پر پیش آنا ہے۔ تو معاملہ کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ پس ضروری ہے کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ طور پر تحقیقات کرائی جائے۔ اور جن لوگوں کا جرم ثابت ہو۔ انہیں عبرتناک سزا دی جائے۔ کہ تقاضائے عدل و انصاف یہی ہے۔ جو لوگ سرکاری ملازم ہو کر اس قدر فتنہ پردازی کے مرتکب ہوں۔ اور جو ایک قوم کے مذہبی جذبات کو اس طرح مجروح کریں۔ وہ سخت سے سخت سزا کے مستحق ہیں*

افغانستان میں معاشرتی اصلاحات

یہ خوشی کی بات ہے کہ افغانستان میں معاشرتی اصلاح کی کوشش بھی کیجارہی ہے۔ جس طرح دوسرے ممالک کے مسلمانوں میں شادی غمی سے متعلق ایسی رسوم رائج ہیں۔ جو ان کی معاشرتی تباہی کا موجب بن رہی ہیں۔ اسی طرح افغانستان میں بھی ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے حکومت نے ضروری سمجھا ہے کہ مناسب احکام جاری کرے۔ تاکہ فضول رسوم بند ہو جائیں۔ اگر اس قسم کی اصلاحات کو اسلامی احکام کے دائرہ کے اندر رکھا گیا۔ تو بہت مفید ثابت ہوں گی۔ اور اگر ہر ملک کے مسلمان بے جا رسوم ترک کر دیں۔ تو بہت سی مصائب اور مشکلات سے نجات پاسکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس بارے میں نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر رہی ہے۔ شادی کے موقعہ پر یا ماتم کی مصیبت میں کوئی بات ایسی نہیں کی جاتی جو شریعت اسلام کے خلاف ہو۔ اور جو اسراف میں داخل ہو۔

گاندھی جی اور مالویہ جی کی پالیسی ایک ہے

بظاہر گاندھی جی اور پنڈت مالویہ میں اختلاف پیدا ہوچکا ہے۔ ایسا اختلاف کہ پنڈت مالویہ نے گاندھی جی کی قیادت کا جوا اپنی گردن سے اتار دیا ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ جس طرح ممکن ہو۔ ہندوؤں کو مضبوط بنایا جائے۔ اب صورت حالات یہ ہوگی۔ کہ ایک طرف تو کونسلوں۔ اور اسمبلی میں جس قدر زیادہ ممکن ہوگا۔ مالویہ جی ہندو مہا سبھائی نمائندے بھیجنے کی کوشش کریں گے۔ دوسری طرف گاندھی جی کانگرسی نمائندے بھیجیں گے۔ پھر انتخاب کے بعد دونوں کے نمائندے ہر اس معاملہ میں متحد ہوں گے۔ جو دوسری اقوام خاص کر مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہوگا۔ پس گاندھی جی۔ اور پنڈت مالویہ میں اختلاف دراصل کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور ہندو خود اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" ۱۸ (۳ راگست) لکھتا ہے:۔

"جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ مالویہ جی۔ اور گاندھی جی کی پالیسی ایک ہے۔"

گویا یہ اختلاف کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی ایک ہی مقصد مدنظر ہے۔ کاش مسلمان لیڈر جو ذرا ذرا سے اختلاف پر آپس میں جنگ و جدال شروع کر دیتے۔ ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے اور غیروں کی دہلیزوں پر لوٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ سبق حاصل کریں۔

گوری دیوی کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ

اگر یہ درست ہے۔ کہ ہندوں کی گوری دیوی مسلمان ہوچکی ہے۔ اور اسے مالاکنڈ کے پولیٹیکل ایجنٹ نے جن رشتہ داروں کے سپرد کیا ہے۔ وہ اس پر طرح طرح کی سختیاں کر رہے ہیں۔ اور دباؤ ڈال رہے ہیں۔ تاکہ وہ دوبارہ ہندو مذہب اختیار کرلے۔ تو افسوس ہے۔ ان مسلمانوں پر جنہوں نے ذمہ دار حکام کے سامنے تو اس کے مسلمان ہونے کا کوئی ثبوت بہم نہ پہنچایا۔ اور اب یہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ "پولیٹیکل ایجنٹ کے حکم سے ایمان سرحد میں صد درجہ کا ہیجان پھیل گیا ہے۔" اگر بروقت یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچا دی جاتی۔ کہ گوری دیوی مسلمان ہے۔ اور وہ اپنے ہندو رشتہ داروں کے ہاں نہیں جانا چاہتی۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ اس کی مرضی کے خلاف اسے ہندوؤں کے قبضہ میں رہنے پر مجبور کیا جاتا۔ اب اپنی سستی اور کوتاہی کا ماتم کرنے کی بجائے ذمہ دار حکام کے خلاف شور مچانا اپنے اندر کوئی معقولیت نہیں رکھتا۔ تاہم ضروری ہے۔ کہ حکومت سرحد موزوں طریق سے تحقیقات کرائے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ عورت مذکور مسلمان ہے۔ تو اسے مسلمان رہنے کی آزادی دی جائے۔

اخبار "پرکاش" کی غلط بیانی

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ جب سید حبیب صاحب ایڈیٹر "سیاست" نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک سلسلہ مضامین شائع کیا۔ تو اس میں دیگر فروگذاشتوں کے علاوہ ایک بہت بڑی غلط بیانی یہ کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک ایسی نظم منسوب کر دی۔ جو قطعاً آپ کی نہیں ہے۔ اس بات کا اعلان ہم نے بذریعہ اخبار کر دیا۔ لیکن ۵ راگست کے آریہ اخبار "پرکاش" نے اسی نظم کو جلی قلم سے پورے صفحہ پر اس عنوان کے ماتحت شائع کیا ہے۔ کہ

"قادیان کے کلجگی نبی کی شیریں کلامی"!

دراصل اسے ان مضامین کے جواب میں پیش کیا گیا ہے جو انسپکٹر صاحب مہدی کے "مہرشی" دیانند جی کی شیریں کلامی کے متعلق شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن "پرکاش" کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اس قسم کی غلط بیانی اور دھوکہ دہی کے ذریعہ وہ اپنے "مہرشی" کی صفائی پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہم ایک بار پھر علی الاعلان کہتے ہیں۔ یہ نظم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہیں ہے۔ اور آپ کی طرف اسے منسوب کرنا شرارت ہے۔

کانگرسی تحریکات اور ہندو مستورات

کانگرس کی قانون شکن تحریکات نے اہل ہند کو جو نقصانات پہونچائے ہیں۔ اب جبکہ لوگوں کو ٹھنڈے دل سے سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ ایک ایک کرکے سامنے آرہے ہیں۔ ہندو عورتوں میں جو بے جا آزادی سرایت کر چکی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے جہاں اخبار "آریہ ویر" (۲۹۔ جولائی) نے گاندھی جی کی آمد کے موقعہ کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"کتنے شرمناک وہ منظر تھے۔ جب ہزاروں کے مجمع میں گھری ہوئی دیویاں اور لیڈی والنٹیرز کچلی جارہی تھیں۔ اور بدمعاش اور غنڈے نوجوان نہایت ہی شرمناک حرکات کر رہے تھے۔"

وہاں یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ:۔

"ہندو مستورات میں موجودہ بے جا اور بیہودہ آزادی کی لہر کے لئے آریہ سماج نہیں۔ بلکہ تحریک کانگرس ذمہ وار ہے۔ جس کے زیر اثر عورتوں نے تحریک عدم تعاون میں شرکت اختیار کرکے جیل یاترا کی۔ اور اس سلسلہ میں ہر کس و ناکس سے میل ملاپ کا موقعہ پاکر اس شیل بھاؤ کو جو استری جاتی کا اصلی اور استری کو سچے معنوں میں استری بنانے اور استری کہلانے والا گن ہے قریب قریب نشٹ کر دیا۔ استریوں کی اس کچھنتیا کا نہ کوئی تحریک کانگرس میں اچھا پھل برآمد ہوا ہے۔ اور نہ ہی آئندہ کسی تحریک میں ہوگا۔ البتہ بدنتائج پیدا ابھی ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہونگے۔"

عورتوں کے اس قسم کے حالات کا پیدا ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ان سے قوم کے اخلاق پر بہت ناگوار اثر پڑنے کا قوی خدشہ ہے۔ نئی روشنی کے ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ اب بھی مردوں کے ساتھ عورتوں کے آزادانہ میل ملاپ پر پابندیاں عائد کریں۔ ورنہ بد سے بدتر نتائج برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں۔

ہندو عورتوں کا شرمناک مظاہرہ

وہ ہندو جو عورتوں کے پردہ کے متعلق اسلامی تعلیم پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ غور فرمائیں۔ کہ ان کی طرف سے عورتوں کی جس بے پردگی کی حمایت کی جاتی ہے۔ وہ کس حد کو پہونچی ہوئی ہے عام طور پر یہ شکایت سنی جاتی ہے۔ کہ ہندو عورتیں تالابوں نہروں اور دریاؤں پر اس بے باکی کے ساتھ برہنہ ہوکر نہاتی ہیں۔ کہ شرم و حیا کو منہ چھپا لینا پڑتا ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے اس طریق کو رد کرنے کے لئے بہت کوششیں کی جاچکی ہیں۔ مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ جیسا کہ اس مضمون سے ظاہر ہے۔ جو وزیر آباد کے متعلق "چاند گرہن کے موقعہ پر شرمناک مظاہرہ" کے عنوان سے ۲ راگست کے "پرتاپ" میں شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ "سینکڑوں نوجوان عورتوں نے برہنہ ہوکر اشنان کیا۔ قریب ہی ہندو اور مسلمان نوجوان کھڑے تھے۔ جب عورتوں کو وہاں سے چلے جانے کے لئے کہا گیا۔ تو انہوں نے جانے سے انکار کیا۔ اور کہا۔ یہاں نہانے سے مہاتم ہوتا ہے۔" ایسی حالت ہر جگہ پائی جاتی ہے اور یہ بے پردگی کی انتہا ہے۔ ان حالات میں بھی اگر ہندوؤں پر عورتوں کے پردہ کی حکمت واضح نہ ہو۔ تو پھر کیا کہا جا سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

کامیابی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ذرائع کو استعمال کرنے سے ہو سکتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳ اگست ۱۹۳۴ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے

ہر کام کے لئے کچھ وسائل

مقرر فرمائے ہیں۔ ان کو استعمال کئے بغیر یا ان کی نگہداشت کئے بغیر کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ ان وسائل کو نظر انداز کر کے کامیاب ہو جائے۔ یا انہیں استعمال تو کرے۔ لیکن ان کی نگہداشت اور حفاظت نہ کرے۔ اور کامیاب ہو جائے۔ تو یہ بھی ناممکن ہے۔ دعا بے شک ایک کام دینے والی اور نفع مند چیز ہے۔ اور انفرادی طور پر اگر ذرائع کو دیکھا جائے۔ تو

سب سے اعلیٰ اور کامل ذریعہ

دعا ہی ہے۔ مگر دعا بھی سوائے شاذ کے ان طبعی حالات کی قائمقام نہیں ہو سکتی۔ جو اللہ تعالیٰ نے کسی کام کے سرانجام پانے کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ کسی بزرگ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کی دعائیں بہت قبول ہوتی تھیں۔ کوئی سپاہی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ دعا کیجئے۔ میرے ہاں بچہ پیدا ہو جب وہ واپس جانے لگا۔ تو آپ نے دیکھا۔ کہ جس طرف سے آیا تھا۔ اس سے مخالف سمت کو روانہ ہوا ہے۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ کہ کہاں جاتے ہو۔ اس نے کہا۔ میں فوج میں ملازم ہوں۔ رخصت پر گھر آیا ہوا تھا۔ اور اب اپنی نوکری پر واپس جا رہا ہوں۔ اس بزرگ نے کہا۔ اگر تو نوکری پر جا رہا ہے۔ تو میری دعائیں کیا کام دے سکتی ہیں۔ میری دعا تو اس صورت میں کارگر ہو سکتی ہے۔ کہ تو گھر پر رہے۔ اور ان

طبعی ذرائع کا استعمال

کرے۔ جو اللہ تعالیٰ نے بچہ ہونے کے لئے مقرر کئے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ سامان کے بغیر بھی بعض اوقات کوئی کام ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں بھی

اخفاء کا پہلو

ضرور ہوتا ہے۔ یہ کبھی نہ ہو گا۔ کہ دعا کی۔ اور عناصر میں یکایک ویسا ہی تغیر پیدا ہو گیا۔ مثلاً پانی ملنے کے لئے دعا کی جائے۔ تو یہ نہ ہو گا۔ کہ ہوا میں سے آکسیجن اور ہائیڈروجن الگ ہو کر آپس میں مل جائیں۔ اور پانی بن جائے۔ پانی کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی ظاہری سامان ہی کرے گا۔ مثلاً کسی قافلہ کو بھیج دے گا۔ جس کے پاس پانی ہو گا۔ کسی سوکھے ہوئے کنوئیں سے پانی نکل آئے گا۔ یا کوئی اور سامان پیدا ہو جائیگا۔ یہ کبھی نہیں ہو گا۔ کہ ہوا سے گیس نکل کر پانی بن جائے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے

بغیر سامان کے کام

ہوتے ہیں۔ وہاں بھی اخفاء کا پہلو ضرور ہوتا ہے۔ ہماری جماعت میں بھی اس قسم کے معجزہ کی مثالیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشف میں دیکھا۔ کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے بعض پیشگوئیاں لکھیں۔ جن کا مطلب یہ تھا۔ کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ اور وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کو دوات میں ڈالا۔ اور جس طرح زیادہ سیاہی لگ جانے سے اسے چھڑک دیا جاتا ہے۔ چھڑکا اور سرخ رنگ کے چھینٹے آپ پر بھی گرے۔ آپ نے اٹھ کر بعینہٖ ویسے ہی قطرے دیکھے۔

مولوی عبداللہ صاحب سنوری

مرحوم و مغفور جو اس وقت آپ کے پاؤں دبا رہے تھے ان کی ٹوپی پر بھی قطرے گرے۔ اب یہ ایک نشان ہے اور ایسی چیز پیدا کی گئی جو عام قانون جاریہ میں نظر نہیں آتی۔ مگر یہاں بھی اخفاء کا پہلو ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رویا دیکھا۔ اور رویا اپنی ذات میں اخفاء ہے۔ پھر جو جاگتا تھا۔ اس نے نہ قلم دیکھا نہ دوات نہ خدا کا ہاتھ اور نہ چھینٹے گرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سب کچھ دیکھا۔ مگر آپ اس وقت سوئے ہوئے تھے۔ اور یہ نظارہ کشف کا تھا۔ اس طرح یہاں بھی اخفاء موجود ہے۔ پس تمام کام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ ان میں اخفاء ضرور رکھا جاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ آپ نے برتن میں ہاتھ ڈالا جس میں پانی کم تھا۔ مگر پھر بھی سب لوگ سیراب ہو گئے۔ اس میں بھی اخفاء ہے۔ جس کی وجہ سے کوئی اس کی یہ تاویل کر لیتا ہے۔ کہ صحابہ نے جب پانی جمع کرنا شروع کیا۔ تو اس کا

اندازہ کرنے میں غلطی

کی۔ دراصل پانی ان کے اندازہ سے زیادہ تھا۔ کوئی کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تھوڑے پانی میں ہی برکت ڈال دی۔ اور وہ سب کے لئے کافی ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی حکمت

سے ان کی پیاسوں میں کمی ہو گئی۔ اور وہ تھوڑے پانی سے بجھ گئیں۔ جو بھی صورت ہو۔ اخفاء کا پہلو بہر حال موجود ہے تو دعا جہاں کام کرتی ہے۔ وہاں بھی ظاہری اخفاء ضرور ہوتا ہے۔ پھر یہ بات ہوتی بھی بالکل شاذ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں چند ایک واقعات ہی ایسے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی ایک دو ہی ہیں۔ ممکن ہے بعض انبیاء کی زندگیوں میں ایسا واقعہ کوئی بھی نہ ہو۔ دنیا لاکھوں کروڑوں سال سے چلی آتی ہے۔ بلکہ قرآن کریم سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ

اربوں بلکہ ان گنت سالوں سے

چلی آ رہی ہے۔ اور اگر اتنے لمبے عرصہ میں

چند سو دفعہ

ایسے واقعات رونما ہو گئے۔ تو ان کی ان دوسرے واقعات کے مقابلہ میں کیا گنتی ہے۔ جو ہر شخص کے سامنے روزانہ گذرتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ دعا کی قبولیت بھی سامانوں کو چاہتی ہے۔ کوئی افسر مہربان ہو گیا۔ اور ترقی مل گئی۔ تجارتی مال بک گیا۔ اور اس طرح قرض اتر گیا۔ یا نفع ہو گیا۔ کوئی قید تھا۔ بادشاہ مر گیا۔ یا اس کی تخت نشینی

ہوئی۔ اور قیدی چھوٹ گئے۔ دیکھنے والا اسے اتفاق کہتا ہے۔ مگر مومن سمجھتا ہے۔ کہ یہ

دعا کا نتیجہ

ہے۔ پس سامانوں کو مدنظر رکھنا خدا تعالےٰ نے دعا کے باوجود ضروری قرار دیا ہے۔ مگر بعض لوگ وہ ہیں۔ جو ذرائع پر اتکال کر لیتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں۔ جو سمجھتے ہیں جب ہم نے ایک دو دفعہ ہاتھ اٹھا کر دعا کر دی۔ اور اس سے فلاں چیز مانگ لی۔ تو اب اللہ تعالےٰ کا فرض ہو گیا۔ کہ ہمیں دے پھر بعض لوگ سامان کرتے ہیں۔ مگر بالکل نکمے۔ اور ان کی حالت ویسی ہوتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کوئی برہمن دریا پر نہانے گیا۔ سردی سخت تھی۔ اور وہ حیران تھا۔ کہ کیسے نہاؤں اتنے میں اسے ایک اور برہمن دریا سے واپس آتا ہوا ملا۔ اس نے پوچھا سردی تو بہت سخت ہے۔ تم کس طرح نہائے اس نے کہا۔ میں تو چند کنکریاں دریا میں پھینک کر اور یہ کہہ کر

توراشنان سوموراشنان

واپس آ گیا ہوں۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ اچھا تو پھر توراشنان سوموراشنان اور وہ بھی گھر لوٹ آیا۔ تو بعض لوگ ایسے سامان مہیا کرتے ہیں۔ جو

سامان کہلانے کے مستحق

نہیں ہوتے۔ قلب کی صفائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض ایسے کلمات بتائے ہیں۔ جو اس کی محبت۔ اس کے عفو۔ اس کے غفران۔ اس کی رحمانیت۔ اس کی رحیمیت۔ اس کی رحمت اور قوت پر دلالت کرتے ہیں۔ انہیں پڑھنے کے لئے ایک شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن وضو نہیں کرتا۔ یا اگر کرتا ہے۔ تو احتیاط سے نہیں کرتا۔ یا اگر وضو ٹھیک کرتا ہے تو نماز بے توجہی سے پڑھتا ہے۔ وہ

ایک نامکمل سی چیز

پیش کرتا ہے۔ پھر اگر یہ سمجھے۔ کہ میں نے نمازیں پڑھی ہیں۔ اور نتائج کا امیدوار ہو۔ تو یہ اس کی غلطی ہو گی۔ اسی طرح ایک شخص روزہ رکھتا ہے۔ مگر اس کے روزہ کی حقیقت کوئی نہیں۔ وہ گالیاں بھی دیتا رہتا ہے۔ فساد بھی کرتا ہے غیبت چغلی بدگوئی سب کچھ کرتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر اس نے پیٹ کو خالی رکھا۔ تو اس سے کیا فائدہ۔ یا اگر وہ یہ استدلال کر لیتا ہے۔ کہ سحری کھاتے ہوئے اگر ذرا دیری بھی ہو گئی۔ تو کیا حرج ہے۔ یا شام کے وقت سے پہلے ہی افطار کر لیتا ہے۔ یا اتنی دیر میں کرتا ہے۔ کہ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ تو ایسے روزہ کا کیا فائدہ یہ ساری حالتیں روزہ

کو خراب کرنے والی ہیں۔ یہاں ایک شخص ہے۔ جسے بچپن سے اعتراض کرنے کی عادت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں وہ اس امر پر بحث کیا کرتا تھا۔ کہ اگر روزہ مقررہ وقت سے کچھ دیر پہلے یا بعد میں رکھ لیا۔ یا وقت سے ذرا پہلے یا بعد افطار کر لیا جائے۔ تو کیا حرج ہے ایک دن اس نے خواب میں دیکھا۔ کہ تانی (جولاہوں کی) ایک طرف کیلے سے باندھ کر دوسری طرف باندھنا چاہتا ہوں لیکن وہ کیلے سے دو انچ ادھر رہتی ہے۔ وہاں تک پہنچانے کے لئے کھینچتا ہوں۔ مگر وہ نہیں پہنچتی۔ اس پر بہت گھبراہٹ ہوئی۔ کہ صرف دو انچ فرق کے لئے تانی خراب ہو جائے گی۔ اور شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ لوگو دیکھو صرف اتنے سے فرق کے لئے میری تانی خراب ہو رہی ہے۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ اور تعبیر سمجھ میں آ گئی۔ اسی طرح

جماعتی اور ملی کام

ہوتے ہیں۔ بعض خیال کر لیتے ہیں۔ کہ سب لوگ چندہ دیتے ہیں۔ اگر ہم نے نہ دیا۔ تو کیا ہو گیا۔ لیکن اگر ہر شخص یہی خیال کرے۔ تو کام کس طرح چلے۔ جماعت کے ہر شخص کو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ میں ہی ذمہ دار ہوں۔ اور مجھے کسی حالت میں بھی خدمت دین سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے مخلصین ہیں۔ جو اپنے بیوی بچوں کے لئے جب سامان اور ضروریات خریدتے ہیں۔ تو دین کی بھی فکر رکھتے ہیں۔ وہ جب اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے آرام کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ تو یہ بھی دیکھ لیتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے لئے ہم نے کیا سامان کیا ہے۔ گویا وہ

آپ ہی آپ بیدار

ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض ایسے ہیں۔ جو سو جاتے ہیں۔ مگر جب بیدار کیا جائے۔ تو فوراً بیدار ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض پچھلے ہوتے ہیں۔ اور پچھلوں کو کون جگا سکتا ہے۔ جو دراصل جاگ رہا ہو۔ اور جان بوجھ کر سویا ہو۔ اسے کس طرح جگایا جائے۔ اسے جتنا ہلاؤ گے۔ وہ زیادہ خراٹے بھرنے لگے گا۔ ایسے لوگ سخت نقصان کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مخلص وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اکیلے ہم ہی ذمہ وار ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ احکام کی فرمانبرداری کرنے کی بجائے بیٹھے بہانے کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور تاویلات میں وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ مگر اس طرح کبھی کام نہیں چل سکتا۔ ایسے لوگوں کی مثال زمیندار کی سی ہوتی ہے جو آج ہل چلائے۔ اگلے سال سہاگہ دے۔ اور پھر اس سے اگلے سال تخم ریزی کرے۔ اور پھر دو چار سال بعد کھیتی کاٹنے جائے۔ ظاہر ہے۔ ایسی فصل اول تو اگے گی ہی نہیں۔ اور اگر اگے بھی۔ تو جانور وغیرہ کھا جائیں گے۔ اور بونے والے کو کچھ بھی حاصل نہ ہو گا۔ ایسا شخص کوئی فائدہ نہیں اٹھا

سکیگا۔ فائدہ وہی اٹھا سکتا ہے۔ جو بونے سے پہلے ہل چلائے پھر سہاگہ دے۔ وقت پر تخم ریزی کرے۔ آبپاشی کرے۔ اور وقت مقررہ کے اندر اندر کاٹے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک وقت تک نمازیں پڑھیں گے۔ روزے رکھیں گے۔ چندے دیں گے۔ اور خیال کر لیں گے۔ کہ ہم نے سب کچھ کر لیا۔ حالانکہ اس سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے وہ کسان جو ایک سال ہل چلاتا۔ دوسرے سال سہاگہ دیتا تیسرے سال بیج بوتا۔ اور چوتھے سال کاٹنے جاتا ہے۔ وہ اگر کہے کہ میں نے محنت تو کی تھی۔ مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا تو ہر شخص اسے یہی جواب دے گا۔ کہ تو نے محنت کی کب تھی۔ سست الوجود محنت تو

متواتر کام کرنے کا نام

ہے۔ ورنہ کچھ نہ کچھ کام تو ہر شخص کرتا ہے۔ یہ محنت نہیں۔ یہ تو سستی ہے۔ کہتے ہیں۔ کوئی سپاہی سڑک پر جا رہا تھا۔ کہ رستہ سے تھوڑی دور کسی نے اسے آواز دی۔ کہ ذرا ادھر آنا۔ وہ جب وہاں پہنچا تو دیکھا۔ دو آدمی لیٹے ہیں۔ ان میں سے ایک اسے کہنے لگا۔ بھئی میری چھاتی پر بیر پڑا ہے۔ ذرا اٹھا کر میرے مونہہ میں ڈال دینا۔ سپاہی کو غصہ آیا۔ اس نے کہا۔ تم عجیب آدمی ہو۔ اس کام کے لئے اتنی دور سے مجھے بلایا تھا۔ اور اسے ڈانٹنے ڈپٹنے لگا۔ اتنے میں دوسرا کہنے لگا۔ آپ ناراض نہ ہوں۔ یہ ہے ہی بہت کاہل اور سست الوجود دیکھو ساری رات کتا میرا مونہہ چاٹتا رہا مگر اس نے ہش تک نہ کی۔ یہ سنکر سپاہی چپکے سے چلا گیا۔ اور اس نے سمجھ لیا۔ کہ ان کو نصیحت کرنا بیکار ہے۔ اب اس شخص نے بھی سپاہی کو آواز دے کر بلایا تھا۔ لیکن اگر وہ بھی کہتا۔ کہ

میری محنت اکارت

گئی تو یہ کیسی مضحکہ خیز بات تھی۔ محنت

متواتر اور موزون کوشش

کا نام ہے۔ جو شخص آج نماز شروع کرے اور کل چھوڑ دے۔ یا ایک دن روزہ رکھ لے۔ اور دوسرے دن ترک کر دے۔ اور کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ تو اس کا یہ کہنا کبھی درست نہیں ہو سکتا۔ کہ میری محنت اکارت گئی۔ پس اگر ہماری جماعت

بہتر نتائج دیکھنے کی خواہشمند

ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اپنے عمل سے خاص یہ نمونہ قائم کرے اللہ تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں۔ جو شخص اس کا ہوتا ہے۔ وہ اسی کا ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے۔ اگر ساری دنیا مگر بھی اس کی مخالفت کرے۔ تو

آسمان کی شعاعیں

اس کی مدد کرتی ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل کے اندر پیدا کی جائے۔ اور پھر توکل اور استقلال کے ساتھ اس پر قائم رہیں۔ جس رنگ میں بھی نیکی کریں۔ استقلال

99

کے ساتھ کریں۔ تاکہ کوئی نتیجہ نکلے۔ دیکھو ایک ایک قطرہ مسلسل اور مستقل طور پر گرتے گرتے پتھر میں گڑھا بنا دیتا ہے پہاڑوں میں ہم نے دیکھا ہے۔ بعض مقامات پر پانی کا ایک ایک قطرہ گرتا ہے۔ مگر وہ پتھر میں گڑھا پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن ایک ہی دفعہ اگر ایک بڑی ٹینکی بھی پانی کی بہا دی جائے تو کچھ نہیں ہو گا۔ پس

نیکی میں باقاعدگی

ضروری ہے۔ جماعت کے نظام کے متعلق ہی میں دیکھتا ہوں۔ کہ جب منافق پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کے متعلق توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو سب لوگ جوش میں آ جاتے ہیں۔ یہاں بھی اور باہر بھی جماعت میں خاص بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ایسی خاموشی چھا جاتی ہے۔ کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ اور یہ خیال نہیں کیا جاتا کہ جب ایک سور اپنے بچے چھوڑ جاتا ہے۔ ایک کتا چھوڑ جاتا ہے۔ ایک شیر چھوڑ جاتا ہے۔ تو منافق نے کیوں نہ چھوڑے ہوں گے۔ اور اس سے جماعت کو محفوظ رکھنے کا کیا فائدہ۔ جب تک اس کے بچوں سے بھی محفوظ نہ کر لیا جائے۔ اس کے بچوں سے مراد اس کی جسمانی اولاد نہیں۔ اس کی روحانی اولاد تو نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اس کی

شیطانی اولاد

مراد ہے۔ جب تک اس کا بھی علاج نہ کیا جائے۔ صرف ایک آدھ کے علاج سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ ان کو چھوڑ دینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک دو سال کے بعد

ایک اور پارٹی

نمودار ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر ایک ہی وقت سب کے نفاق کو ظاہر کر دیا جائے۔ تو پھر بھی اگرچہ مرض باقی رہے گا۔ مگر وہ اس قدر نقصان دہ نہ ہو گا جسقدر جڑ کے قائم رہنے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور کم سے کم ہماری ذمہ داری نہ رہے گی۔ گو وہ مضر اس صورت میں بھی ہو گا۔ جیسے اگر کسی شخص کے اندر

ملیریا کا زہر

ہو۔ تو گو اسے بخار نہ ہو۔ تو بھی اس پر سستی طاری رہے گی۔ بعض یورپین ڈاکٹروں نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ ہندوستان ہمیشہ دوسروں کے زیر حکومت اس لئے رہا ہے۔ کہ ہندوستانی ہمیشہ ملیریا کے اثر کے نیچے رہتے ہیں۔ اور یورپین ڈاکٹروں کا کیا ذکر خود بنگال کے بعض ڈاکٹروں کی بھی یہی رائے ہے۔ پس اندر اگر زہر ہو۔ تو طبیعت میں سستی ضرور ہوتی ہے۔ اسی طرح جن لوگوں میں منافقت کا زہر ہو گا۔ وہ سلسلہ کے کاموں میں سست ہوں گے۔ مگر اتنے نقصان دہ نہ ہوں گے۔ پس اب سب کاموں کے متعلق ہماری جماعت کو اپنا رویہ بدلنا چاہیئے۔ اور

اللہ تعالیٰ کے تمام احکام

پر پوری طرح عمل کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں۔ کہ نماز پڑھی۔ اور روزہ چھوڑ دیا۔ یا تبلیغ کی۔ تو چندہ نہ دیا۔ اسی طرح نظام سلسلہ کے متعلق بھی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا چاہیئے۔ جیسے کپتان جہاز کے پاس ایک چارٹ ہوتا ہے۔ جو اسے بتاتا ہے۔ کہ فلاں راستہ خراب ہے۔ فلاں مقام پر چٹانیں ہیں۔ فلاں جگہ پانی تھوڑا ہے۔ یا کوئی جہاز کو نقصان پہنچانے والی چیز موجود ہے اسی طرح

مومن کے سامنے ایک چارٹ

ہر وقت ہونا چاہیئے۔ جس سے وہ دیکھتا رہے۔ کہ مجھے کیا کیا امور مدنظر رکھنے چاہئیں۔ پھر اس کی رہنمائی میں

روحانی جہاز

کو سب خطرات سے بچاتا ہوا لے جائے۔ ورنہ وہ کسی نہ کسی پہاڑ سے ٹکرا کر چکنا چور ہو جائے گا۔ اور اگر نہ بھی ٹکرائے۔ تو بھی خطرہ اسے ہر وقت رہیگا۔ پس اس لئے بیداری سے کام کرو۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم میں تعلیم نہیں۔ ہم ان پڑھ ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظاہری تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ مگر پھر بھی آپ کی کوئی مثال دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ اور بھی کئی ایسی ہستیاں گذری ہیں جنہوں نے اپنے اپنے دائرہ کے اندر ترقیات حاصل کیں۔ نادر شاہ بالکل ان پڑھ تھا۔ اور ایک گڈریے کا بیٹا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے ایران۔ ہندوستان اور افغانستان کو فتح کر لیا۔ کسی نے اس سے دریافت کیا۔ کہ آپ کے باپ کا نام کیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں اس نے تلوار کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ میں اسی کا بیٹا ہوں۔ یعنی میرا باپ تو بڑا آدمی نہیں تھا۔ لیکن میری تلوار بڑی ہے۔ اسی طرح چند سال ہوئے بچہ سقاؤ نے ایک زبردست بادشاہ کو جو یورپ کی سلطنتوں پر بھی اپنی بڑائی کا سکہ جمانے گیا تھا۔ ملک سے ایسی صفائی کے ساتھ نکال دیا۔ جیسے

مکھن سے بال

نکال دیا جاتا ہے۔ پس ظاہری بڑائی کوئی چیز نہیں۔ انسان اگر غور کرے۔ اپنی ذمہ واری کو سمجھے تو قوت مقابلہ خود بخود اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ جب تک یہ قوت پیدا نہ ہو۔ عقل بھی کام نہیں دیتی۔ جب

دل میں لگن

نہ ہو۔ تو دماغ بھی منجمد ہو جاتا ہے۔ پس دین اسلام کے لئے اپنے دل میں لگن پیدا کرو۔ پھر گو تم لکھے پڑھے نہیں۔ خود بخود ہر بات کو سمجھتے جاؤ گے۔ ہر شخص اگر

اپنے اردگرد اصلاح

کی کوشش شروع کر دے۔ یہاں کے دارالرحمت والے اپنے محلہ میں۔ دارالفضل والے وہاں۔ دارالبرکات والے اپنے ہاں اسی طرح دوسرے محلوں والے اپنے اپنے محلوں میں۔ تو جو لوگ قابل اصلاح ہیں۔ ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور اجزاء کی اصلاح سے کل کی اصلاح خود بخود ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہر شخص اگر اپنے گردوپیش کی اصلاح کرے۔ تو سب کی خود بخود اصلاح ہو جاتی ہے۔ ایک کام کرے۔ تو دوسرا بھی اسے دیکھ کر کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کے لئے کسی

بڑی قابلیت کی ضرورت

نہیں ہوا کرتی۔ ہر شخص اپنے گردوپیش اصلاح کی کوشش کرے۔ تو دوسروں کو بھی تحریک ہو جاتی ہے۔ پس ان امور کو یاد رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ایک سال کے اندر ہماری بہت سی طاقت اس قسم کی اصلاح کرنے میں ضائع ہو جاتی ہے۔ جسے محفوظ رکھنا ہمارا فرض ہے۔ ہماری ترقی کے لئے اگر

سو فی صدی طاقت کی ضرورت

تھی۔ جو خدا تعالےٰ نے ہمیں دی۔ اور اس میں سے اگر

چالیس فیصدی ضائع

ہو جائے۔ تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اور جتنی جلدی ترقی ہو سکتی تھی۔ اس نقصان سے وہ پیچھے جا پڑے گی۔ پس احباب کے اندر بہت سی

بیداری اور ہوشیاری

کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اور ہر ایک کے اندر یہ احساس پیدا ہو جائے۔ کہ میں ہی ذمہ وار ہوں۔ اسی احساس کے نتیجہ میں سوسائٹی کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو۔ کہ

ذمہ واری کے معنی

قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے نہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ وعظ و نصیحت کی جائے۔ اور مرکز میں ذمہ وار افسران کو اطلاع دی جائے۔ یہ نہیں۔ کہ لٹھ لئے پھریں۔ اور جب کسی میں کوئی نقص دیکھیں۔ اس کا سر پھوڑ دیں۔ کیونکہ اصلاح

فتنہ و فساد کی روح

کو مٹانے سے ہو سکتی ہے۔ اس نصیحت کے ساتھ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دوستوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ اور

تواتر و استقلال

کے ساتھ ایسے رنگ میں کام کریں۔ کہ کامیاب ہو سکیں۔ اور دنیا میں اسلام کی صداقت پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں ؎

فضیلت اسلام

حصول نجات کے ذرائع

خواہشات رذیلہ کو مٹانا

اسلامی تعلیم ہمیں یہ بتاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بننے اور نجات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان نفسانی خواہشات پر غلبہ حاصل کرے۔ کیونکہ روحانیت اور ہوائے نفس دو متضاد چیزیں ہیں۔ اور جب تک اپنے نفس پر موت وارد کر کے اپنی خواہشات رذیلہ کو مٹا یا نہ جائے۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کا وصال حاصل نہیں ہوسکتا۔ پس پہلا ذریعہ نجات حاصل کرنے کا یہ ہے۔ کہ انسان اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد کرے۔ اور نفس کو ہر بری خواہش سے پاک کرے۔ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے۔ واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوٰی فان الجنۃ ھی الماوٰی۔ یعنی جو شخص اپنے نفس کو ناجائز خواہش سے روکے گا۔ اس کا مقام جنت ہے یعنی وہ نجات پا جائیگا

نیک تحریکات پر عمل کرنا

حصول نجات کے لئے دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ انسان علاوہ برائیوں سے بچنے کے نیکیوں کے جس قدر مواقع اسے میسر آئیں۔ ان سے فائدہ اٹھائے اور نیک تحریکات پر عمل کرے۔ برائی سے بچنا ایک خوبی ہے مگر نیکی کرنا اس سے اگلا قدم ہے۔ پس علاوہ بدیوں سے بچنے کے پاکیزگی اور طہارت کے حصول کے لئے ہر قسم کی نیکیاں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اور وہ انہی کو اپنے انوار کا جلوہ گاہ بناتا ہے جو پاک ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

پاک ہو جاؤ کہ وہ شاہ جہاں بھی پاک ہے
جو کہ ہو ناپاک دل اس سے نہیں کرتا وہ پیار

گناہ ایک زہر ہے اور اس سے بچنا ایک اچھی بات ہے۔ لیکن نیکی کرنا ایک غذا ہے۔ جو انسانی روح کو طاقتور بناتی ہے۔ گناہوں سے بچنے والا ایسا ہے۔ کہ گویا وہ اپنے محبوب کے اعداء سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب تک وہ اپنے پیارے کی طرف قدم نہیں بڑھاتا۔ شعلہ محبت مشتعل نہیں ہوسکتا۔ پس نجات حاصل کرنے کا دوسرا طریق اعمال صالحہ کی بجا آوری ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من تزکیٰ وذکر اسم ربہ فصلّٰی۔ یعنی فلاح اسی کو ملتی ہے جو پاکیزگی حاصل کرے۔ اور خدا تعالیٰ کے لئے نیک اعمال بجا لائے۔

محبت ایزدی

نجات حاصل کرنے کا تیسرا طریق جو اسلام بتاتا ہے وہ محبت ایزدی ہے۔ اگر ہم بدیوں سے بچیں۔ اعمال صالحہ پر بھی کاربند ہوں لیکن ہمارے اندر وہ عشق نہ ہو۔ جو اپنے محبوب حقیقی کے وصال کے لئے بے تاب رکھے۔ تو بھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کا قرب اسی وقت حاصل ہوتا ہے۔ اور انسان دائرہ نجات میں داخل ہوتا ہے۔ جب ایک طرف انسانی قلب کی گہرائیوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا دریا موجزن ہو۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ آسمان سے اپنے انوار قلب پر نازل کرے۔ ان دونوں محبتوں کے باہمی اتصال سے ایک نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اور وہی نتیجہ نجات کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین آمنوا اشد حبا للّٰہ۔ یعنی مومن اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت رکھتے ہیں۔ کہ اس کی نظیر ان کے دنیاوی تعلقات میں نہیں ملتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خار مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

پس طالب نجات کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا عشق اپنے اندر پیدا کرے۔ اس عشق کے نتیجہ میں نجات اسے حاصل ہو جائے گی۔

شفقت علیٰ خلق اللہ

اسلام نے نجات حاصل کرنے کا ایک طریق شفقت علیٰ خلق اللہ بتایا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ ہم ایک شخص کے بچہ کو اس کے سامنے قتل کر دیں۔ اور پھر اس سے کامل محبت یا انعام کی توقع رکھیں۔ اسی طرح یہ بھی محال ہے کہ ہم بنی نوع انسان کے حقوق کو تلف کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں پس نجات کے لئے ضروری ہے کہ جہاں حقوق اللہ ادا کئے جائیں وہاں حقوق العباد کو بھی ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن احسن دینا ممن اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن کہ اس شخص سے بڑھ کر کون بہتر ہوسکتا ہے۔ جو ایک طرف تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور اس کے حقوق کی ادائیگی کا کامل خیال رکھتا ہے اور دوسری طرف وہ دنیا کے لئے سراپا احسان بن کر خدا کی مخلوق سے شفقت و محبت کرتا ہے۔ دراصل ایسا ہی شخص اس امر کا مستحق ہوتا ہے۔ کہ اسے مفلح یا نجات یافتہ قرار دیا جائے۔

صحبت صالحین

نجات حاصل کرنے کے لئے اسلام نے صحبت صالحین بھی ضروری قرار دی ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ انسان باوجود پوری کوشش کے صحیح راستہ پر چلنے کے لئے ایک رہنما کا محتاج ہوتا ہے۔ جس کی زندگی کو یہ اپنے لئے نمونہ بنائے اسی لئے اسلام کہتا ہے۔ کونوا مع الصادقین۔ یعنی نیک اور پاک لوگوں کی صحبت حاصل کرو۔ تا ان کی قوت قدسیہ سے تمہیں پاکیزگی حاصل ہو۔ دوسری جگہ فرمایا۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیوٰۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا۔ یعنی تم صالحین کی صحبت اختیار کرو۔ اور جب ایسا کرو گے تو تمہارے نفس درست ہو جائیں گے۔ اس پر سوال ہوسکتا تھا۔ کہ دہریہ بھی تو بعض دفعہ خدا کو پکار لیتا ہے اور گنہگار بھی تکلیف کے وقت خدا کو یاد کر لیتا ہے کیا ایسے لوگوں کی صحبت بھی اختیار کر لی جائے۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کی صحبت اختیار کرو جن کا پکارنا طبعی ہو۔ یعنی وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوں۔ اور جس طرح صبح و شام کھانا کھائے بغیر جسمانی زندگی محال ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ بھی اگر اپنے رب کو نہ پکاریں۔ تو روحانی لحاظ سے وہ بھوکوں مرنے لگتے ہیں

اسی ضمن میں اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ سب پاکوں کا سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ آپ کی قوت قدسیہ ہر زمانے میں ایسے لوگ پیدا کرتی رہی ہے جنہوں نے باتباع نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجات حاصل کی۔ پس اب محمدی دروازہ نجات کے لئے کھلا ہے۔ وہی شخص نجات پا سکتا ہے۔ جو اپنا سر اس دہلیز پر جھکائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرو۔ اس کے نتیجہ میں خدا تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیا در ذیل مستان محمدؐ

ان طریقوں پر جب کوئی شخص عمل کرے۔ یعنی گناہوں سے بچے۔ نیکیوں کے حصول پر مستعد رہے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنے اندر دیوانگی سی پیدا کرے۔ مخلوق خدا کے ساتھ شفقت و مروت کے ساتھ پیش آئے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں اپنے نفس کو کامل طور پر داخل کر دے تو یقیناً اس کے آئینہ قلب میں انوار الٰہی ضو فگن ہونگے۔۔۔

100

گوشوارہ کارکردگی جماعت ہائے انصار اللہ

بابت ماہ جون ۱۹۳۴ء

نمبر شمار	نام جماعت	حلقہ تبلیغ	تعداد انصار	تعلیمی اجتماع	افراد زیر تبلیغ	پمفلٹ و اشتہارات	پبلک جلسے و مناظرے	تعداد وفود	دیہات زیر تبلیغ	بیعت
۱	قادیان	پنجاب	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان کے ہر بالغ فرد کو انصار اللہ قرار دیا ہے۔ اس لئے سب بڑی مساجد میں قائم ہو گئی ہیں جو بمنزلہ انصار اللہ کی ہیں	مسجد اقصیٰ اور دارالرحمت میں ہفتہ میں دو بار تعلیمی لیکچر ہوتے ہیں	۱۰۰		۹	۰	۰	۰
۲	سیالکوٹ شہر	”	۵۰	۳	۰	۰	۱	۰	۰	۰
۳	کریم پور ضلع جالندھر	”	۹	۳	۱۰۰	۱۲	۱	۰	۳	۱
۴	شوک کلاں ضلع گجرات	”	۶	۱	۴۲	۲۶	۰	۱	۲	۱
۵	باڈھ سندھ	سندھ	۱۶	۰	۳۱۰	۱۰	۱	۱	۱۱	۰
۶	چوہدریوالہ ضلع لائلپور	پنجاب	۴	۱	۲۱	۶	۱	۳	۳	۱
۷	جہلم	”	۱۴	۴	۰	۲۰	۰	۴	۴	۰
۸	کالا گجراں	”	۲	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰
۹	بہار شریف	بھاگلپور	۱	۰	۲	۰	۰	۰	۱	۰
۱۰	کوہاٹ	سرحد	۱	۰	۰	۰	۲	۰	۰	۰
۱۱	نیچ سیاڑہ	کشمیر	۱	۰	۱	۰	۰	۰	۲	۰
۱۲	کلکتہ	بنگال	۱۵	۴	۳۱	۶۶۰۰	۱	۰	۱	۰
۱۳	کاٹھ گڑھ	پنجاب	۲۱	۰	۳۰	۳۰	۱	۰	۶	۰
۱۴	یادگیر	دکن	۱۸	۰	۵۰۰	۲۰۰	۱	۰	۱	۰
۱۵	مانسہ پٹیالہ ریاست	پنجاب	۵	۱	۱۱	۰	۰	۰	۴	۰
۱۶	سنگرور	”	۹	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰
۱۷	شاہجہانپور	یوپی	۷	۲	۲۵	۰	۰	۰	شہر صرف	۰
۱۸	عزیزپور ضلع سیالکوٹ	پنجاب	۵	۰	۲۶۰	۰	۰	۰	۶	۰
۱۹	حیدرآباد لجنہ اماء اللہ	دکن	۱۴	۰	۴	۰	۱	۰	شہر صرف	۰
۲۰	ننکانہ صاحب	پنجاب	۲	۰	۴۰	۴۴	۱	۰	ننکانہ صاحب صرف	۰
۲۱	گنج لاہور	پنجاب	۱۳	۱	۱۶	۴۰	۰	۰	۳	۰
۲۲	گوٹھ مہر محمد بوٹا ضلع تھرپارکر	سندھ	۲	۰	۵	۰	۰	۰	۳	۰
۲۳	راولپنڈی	پنجاب	۲	۰	۲	۰	۰	۰	۱	۰
۲۴	تیجہ کلاں ضلع گورداسپور	”	۱	۰	۰	۰	۳	۰	۴	۱۷
۲۵	آنبہ ضلع شیخوپورہ	”	۱۵	۱	۷۷	۰	۰	۰	۵	۰
۲۶	سٹروعہ	”	۲۰	۲	۴۰	۰	۱	۰	۸	۱
۲۷	کریام	”	۱۶	۲	۵۷	۰	۰	۴	۴	۰
۲۸	سرگودہا	پنجاب	۷	۴	۷	۱۰۰	۰	۰	۰	۰
۲۹	لائلپور	”	۲۰	۳	۱۱۸	۱۰۰	۲	۳	۳	۱
۳۰	ملتان	”	۲۲	۴	۰	۰	۰	۰	۲	۰
۳۱	دانہ زید کا سیالکوٹ	”	۱۵	۱	۵۲	۴	۰	۰	۸	۰
۳۲	قلعہ صوبا سنگھ	”	۴	۱	۲۵	۰	۰	۰	۱	۰
۳۳	گھٹیالیاں	”	۲۰	۱	۲۴۵	۴۰	۱	۰	۹	۰
۳۴	شاہدرہ	”	۱۱	۲	۶۲	۵۰	۰	۱	۳	۲
۳۵	کرٹیال ضلع امرتسر	”	۸	۴	۲۸۵	۰	۱	۱	۱۵	۰
۳۶	مدوسہ ضلع گوجرانوالہ	”	۷	۲	۶۲	۰	۱	۱	۸	۰
۳۷	صالح نگر ضلع آگرہ	یوپی	۱۰	۰	۶۷	۰	۰	۱	۴	۰
۳۸	گھنوکے	پنجاب	۹	۴	۰	۰	۰	۱	۵	۰
۳۹	بٹالہ	”	۸	۰	۱۵	۰	۰	۰	۱	۰
۴۰	کوٹلی	کشمیر	۱۵	۴	۳۰	۰	۰	۱	۳	۰
۴۱	انبالہ	پنجاب	۱۲	۱	۲۴	۲۵	۰	۰	۱	۰
۴۲	ڈسکہ	”	۱۶	۱	۴۲	۰	۱	۰	۰	۰
۴۳	بھیرہ	”	۳۰	۴	۷	۰	۱	۰	۱	۰
۴۴	ینگ مین ایسوسی ایشن فیروزپور	”	۱۰	۲	۱۱	۴۰۰	۰	۰	۰	۰
۴۵	وزیرآباد	”	۳	۰	۱۶۷	۰	۱	۲	۵	۰
۴۶	چارکوٹ	کشمیر	۱	۰	۴۵	۰	۰	۰	۰	۵
۴۷	بسپرآور	پٹیالہ	۶	۲	۶۶	۰	۰	۰	۴	۱
۴۸	سنور	”	۱۲	۲	۲۲۸	۰	۰	۰	۱	۰
۴۹	پٹیالہ	”	۵	۴	۴۵	۰	۰	۰	۲	۱
۵۰	پائل	”	۵	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۰
۵۱	زیرہ	پنجاب	۴	۱۰	۱۵	بہت سے مختلف قسم کے ٹریکٹ و اشتہار تقسیم کئے گئے	۰			۰
۵۲	احمدی پور	”	۰	۲	۱۰۰	۴۰	۰	۰	۱۰	۰
۵۳	کاٹھاں	”	۹	۱	۴۱	۰	۲	۰	۴	۰
۵۴	اجمیر ضلع ہوشیارپور	”	۲	۰	۲۰	۰	۰	۰	۱	۰
۵۵	میانی افغاناں ضلع ہوشیارپور	”	۱	۶	۰	۰	۰	۰	۳	۰
۵۶	سارچور	”	۶	۰	۸	تبلیغی دو ورق تقسیم کیا گیا	۱	۰	۶	۰
۵۷	شملہ	”	۴	۵	۴۱	۳۰۰	۰	۰	۴	۰
۵۸	فاضلکا	”	۴	۰	۰	۵۰	۰	۰	۰	۳
۵۹	مانگا و پاگریا ضلع سیالکوٹ	”	۱	۰	۰	۰	۳	۰	۰	۰
	میزان کل		۵۴۶	۹۴	۳۶۹۲	۷۹۱۷	۳۹	۴۴	۱۸۱	۳۴

نوٹ:۔ ماہ مئی میں ۴۶ جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی تھیں۔ مگر اب ۵۹ جماعتوں نے کام کر کے رپورٹ کی ہے۔ بہت سی جماعتوں کی رپورٹ بوجہ طبع شدہ فارم نہ ہونے کے نہیں آئی۔ دفتر میں فارم ختم ہو چکے ہیں چھپوانے کے لئے آرڈر دیا ہوا ہے۔ خواہشمند جماعتوں کو فارم جلد بھیجے جائیں گے۔ دفتر کی طرف سے باقاعدہ جماعتوں کے ذریعہ انصار اللہ کے کام کی نگرانی کی جاتی ہے۔ اور ان سے رپورٹوں کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"نیچر کیور" کے متعلق مشورہ

ادویات کے بغیر قدرتی وسائل سے علاج اب ایک سائنس بن چکی ہے۔ یورپ وامریکہ میں اس کے ہزارہا پریکٹیشنز۔ متعدد اعلیٰ درجہ کے میگزین و رسائل۔ سکول۔ درس گاہیں۔ سینی ٹوریم اور سوسائیٹیاں قائم ہیں۔ پبلک کا رجحان روز بروز اس طریق علاج کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ادویات استعمال کرنے والوں کی طرف سے پہلے تو اس علاج کا مضحکہ اڑایا گیا۔ اور پوری مخالفت کی گئی۔ اسے "ایمپریکل" اور ان سائنٹیفک" قرار دیا گیا۔ لیکن اس کے سادہ وحقیقت پر مبنی اصول اور شاندار نتائج کے باعث مجبور ہو کر ڈاکٹروں کا سمجھدار معقولیت پسند طبقہ اب ہتھیار ڈال رہا ہے۔

چنانچہ انگلستان کے نامور ڈاکٹر ولیم اوسلر کا قول ہے کہ "اعلیٰ ڈاکٹر وہ ہے جس نے ادویات کا فضول ونکما ہونا سیکھ لیا ہو"۔ امریکہ کے مشہور ڈاکٹر بین ٹائن مانٹ اقرار کرتے ہیں کہ "دوائیوں کے ذریعہ علاج دنیا کی تمام سائنسوں سے زیادہ مشتبہ ہے"۔ مشہور و معروف ڈاکٹر سر جیمس مکنزی فرماتے ہیں۔ "دوائیاں صرف علامات اور درد کو عارضی طور پر دباتی ہیں۔ لیکن مزمن امراض پیدا کرتی ہیں"۔ ڈاکٹر کاگس ویل نے بالکل سچ کہا ہے کہ "ادویات کو نابود و فنا کر دینا بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت ہے کیونکہ یہ فائدہ کی بجائے نقصان پہنچاتی ہیں۔

ہندوستان میں بھی قدرتی علاج کا رواج بڑھ رہا ہے۔ نیچر کیور سے دلچسپی رکھنے والوں کی تعداد روز بروز زیادہ ہو رہی ہے۔ لیکن اس میں بھی ہندو ہی پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اور زمانہ حال کا مسلمان قدامت پسندی اور جمود میں ہی مست رہنا کافی سمجھتا ہے۔

احباب کو اس علاج کا اثر و فائدہ بتانے کے لئے میں نہایت مختصر الفاظ میں آپ بیتی سناتا ہوں۔

میری عمر کا بیشتر حصہ عمدہ بیماریوں میں گذرا ہے علاج معالجہ اور صحت کی درستگی کے لئے میرے والدین نے وہ سب کچھ کیا۔ جو ایک متوسط الحال انسان زیادہ سے زیادہ کر سکتا ہے۔ چوٹی کے نامور اطباء ڈاکٹر صاحبان کے مشورہ سے ڈاکٹری۔ یونانی اور ہومیوپیتھک علاج پر پانی کی طرح روپیہ بہایا۔ ٹیکے لگوائے۔ اپریشن ہوئے کنارہ سمندر اور پہاڑوں کی خاک چھانی کڑوی کسیلی اور بدبودار دوائیاں شیر مادر کی طرح پئیں۔ مقوی غذائیں سالہاسال تک۔

تنور شکم دمبدم تافتن مصیبت بود روزنا یافتن

مجھ پر حرف بحرف صادق آرہا تھا۔ لیکن بیماری کے آہنی پنجہ سے رہائی نہ ہونے میں آتی تھی۔ ان تدابیر سے عارضی طور پر بعض علامات دب جایا کرتی تھیں۔ مگر نامناسب حالات میں اور بھی گہری اور خطرناک شکل میں نمودار ہو جاتی تھیں۔ اور ہر نیا روز مجھے صحت وتندرستی کی منزل سے دور لے جاتا تھا۔

میں کئی سالوں سے "ٹوبرکل" یعنی مادہ سل کا کسی نہ کسی شکل میں شکار بنا ہوا تھا۔ خنازیر۔ قشچولہ۔ اور پھیپھڑہ کی دق اپنا مستقل اڈہ جما چکی تھی۔ بیماری کا آخری اور شدید حملہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں ہوا۔ بخار۔ کھانسی۔ گلے اور آواز کی نالی کی سوزش اور کئی دیگر شدید عوارضات تھے بلغم کے کئی بار کے امتحان میں متواتر جراثیم دق بکثرت موجود پائے گئے۔ ایکسرے لینے پر دونوں پھیپھڑے بالکل ماؤف نکلے۔ متعدد مرتبہ خون تھوکا۔ کئی ماہ کے علاج معالجہ اور پوری احتیاط کے باوجود اس دفعہ علامات مرض نے قابو میں آنے سے صاف انکار کر دیا۔ آخر جبکہ میں ڈھانچہ میں زندہ پنجر۔ زرد اور بہت کمزور تھا۔ اور جب کہ ادویات کے ذریعہ علاج کا نکماپن مجھ پر روز روشن کی طرح کھل گیا تو خدا کا نام لے کر میں نے لوئی کوہنی صاحب کے طریقہ پر غسل لینے شروع کر دئے۔ اور غذا یکسر بدل دی۔

پانی کے اس علاج نے مجھ پر جادو کا اثر کیا۔ میری حالت سدھرنے لگی۔ بیماری کی علامات یکے بعد دیگرے رفع ہونے لگیں۔ مردہ بدن میں طاقت اور زندگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ اس جسمانی فائدہ کے ساتھ قرآن کریم کی صداقت پر میرا ایمان اور بھی مستحکم ہو گیا۔ کیونکہ اس نے چودہ سو برس پہلے وجعلنا من الماء کل شیءٍ حیّ فرمایا تھا۔

اس تجربہ کے بعد میں چپ چاپ نہ بیٹھا رہا۔ بلکہ نیچروپیتھی کے متعلق زیادہ مکمل تحقیق وتفتیش فاقہ کے ذریعہ علاج۔ اینیما اور مختلف غذاؤں کے خواص و اثرات کے متعلق تجربات اور مطالعہ میں متواتر منہمک رہا ہوں۔ ساتھ کے ساتھ اپنا اور دوسرے ضرورت مند اشخاص کا معالجہ بھی کرتا رہا۔ اور خدا کے فضل سے ہر کیس میں حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ اسی لئے میں حاجت مند اصحاب کو اس طرف توجہ دلانے کی ایک زبردست اندرونی ترغیب اپنے اندر پاتا ہوں۔

میری بلغم میں اب دق کے جراثیم قطعاً نابود ہیں۔ پھیپھڑے صاف ہو چکے ہیں۔ بخار۔ کھانسی یا کوئی اور تکلیف باقی نہیں ہے۔

قدرتی علاج کے متعلق مفصل واقفیت حاصل کرنے کے لئے کم ازکم "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" مصنفہ لوئی کوہنی آف جرمنی اور "پریکٹیکل نیچر کیور" دو جلد مصنفہ مسٹر کے۔ ایل۔ شرما۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل پدوکوٹہ (جنوبی ہند) کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے۔ پہلی کتاب کا اردو ترجمہ موسومہ "نیا علم شفا بخشی" بھی دستیاب ہو سکتا ہے۔

احقر:۔ عبد القیوم خان از بٹالہ

پٹوا کھالی ضلع بریسال میں تبلیغ

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مہتمم تبلیغ صوبہ بنگال کے دوبارہ پٹوا کھالی میں وارد ہونے سے شہر میں خوب تبلیغ ہو رہی ہے۔ خاص وعام میں احمدیت کے متعلق عام چرچا ہے میں نے ذی فہم تعلیم یافتہ سنجیدہ اصحاب الرائے اصحاب کے اشتیاق کو دیکھ کر مندرجہ ذیل مضامین پر ہفتہ وار لیکچرز کرائے۔ (۱) بائیبل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) صوفی ازم (۳) تناسخ۔

اس کے علاوہ ایک غیر احمدی معزز صاحب کی درخواست پر مسئلہ "خاتم النبیین" کے متعلق احمدی وغیر احمدی دونوں طرف کے لیکچر ہوئے۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے شعراء عرب۔ محققین عرب کے اقوال سے نیز مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے خوب واضح طور پر یہ ثابت کیا۔ کہ "خاتم النبیین" کے معنی یہ نہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ اس سے بڑھ کر کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور لانبی بعدی وغیرہ احادیث کے صحیح مطلب بھی آئمہ سلف وخلف کے اقوال سے وخود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر احادیث سے یہ ثابت کر دکھایا۔ کہ صاحب شریعت کوئی نبی نہیں آسکتا۔ غرض سمجھدار اصحاب پر مولوی صاحب نے اس مسئلہ کو خوب روشن کر دیا غیر احمدی مولوی صاحب نے ان دلائل کا کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ صرف چند تفاسیر کا نام لے کر یہ کہا۔ کہ بہت سے مفسرین کی یہ رائے ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

تبلیغی سکرٹری پٹوا کھالی احمدیہ ایسوسی ایشن

ملیریا سے آپ کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں؟

آج کل ملیریا بخار کا موسم ہے بلا شبہ یہ بخار انسان کا خون نچوڑ کر زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ اکسیر البدن اس موذی بیماری سے آپ کو محفوظ رکھے گی۔ اور ملیریا سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کر کے آپ کو تنومند بنائے گی۔ اگر آپ میں عام کمزوری ہے۔ تو اسے بھی فی الفور دور کر کے آپ کو زورآور بنائے گی۔ جن لوگوں نے ایک دفعہ بھی اسے استعمال کیا۔ وہ ہمیشہ کے لئے اس کے گرویدہ ہو گئے۔ کیونکہ ان پر یہ ثابت ہو گیا۔ کہ دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا اس اکسیر پر ختم ہے۔ کمزور کو زورآور اور زورآور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر کا ہی کام ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے ہے۔

ملیریا کی کمزوری دور ہو گئی

جناب شیخ فخر الدین صاحب زمیندار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کورائی ضلع کٹک سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ملیریا بخار نے مجھے بالکل نڈھال کر دیا تھا۔ اکسیر البدن سے سب کمزوری دور ہو گئی۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد بھیج دیں۔

بڑے بڑے لوگ تو موتی سرمے ہی کو ترجیح دیتے ہیں

کیونکہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمے کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸) محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی رائے

جناب مولانا ممدوح تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے موتی سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپ کے تقاضا کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو اس غرض کے واسطے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"۔

نوٹ:۔ موتی سرمہ ایک تولہ اور اکسیر البدن ایک ماہ کی خوراک اکٹھی منگوانے والوں سے محصول ڈاک سات آنے نہیں لیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)**

دوا لیجئے۔ دعا دیجئے

علاج ہومیوپیتھک میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں انہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ کھانے میں لذیذ اور زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہوئے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں۔ تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو۔ کیسا ہی مرض ہو۔ پوری کیفیت لکھیے۔ شافی خدا ہے۔ امراض مخصوصہ مرمان کیلئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ خونی و بادی بواسیر ۱۲؍ دمہ ۱۲؍ کنٹھ مالا ۱۲؍ ناسور ۱۲؍ گنٹھیا ۱۲؍ پرسوت ۱۲؍ بادگولہ ۱۲؍ یرقان ۱۲؍ تلی ۱۲؍ سیلان الرحم ۱۲؍ مرگی ۱۲؍ ذیابیطس ۱۲؍ دق ۱۲؍ سفید داغ ۱۲؍ مرض سوکھا ۱۲؍ جریان ۱۲؍ دیرینہ و پیچیدہ و گندہ امراض فی ہفتہ ۱۲؍ مقویات فی شیشی ۱۲؍۔

پتہ:۔ ایم۔ ایچ۔ احمدی ہومیوپیتھ چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

وصیتیں

نمبر ۳۶۹۶:۔ منکہ فیروز الدین ولد علم الدین قوم لوہار پیشہ مستری آہنی عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لودھی ننگل حال عارف والہ تحصیل پاک پٹن ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۲-۳-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت ایک کنال زمین خرید کردہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال قادیان متصل سٹیشن ریلوے قادیان ہے۔ جس کی قیمت مالی (۱۰۰) روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس وقت آمد دکانداری پر ہے۔ جو کہ اس وقت دس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے۔ فقط۔ ۱۱ جولائی ۱۹۳۲ء۔ العبد مستری فیروز الدین بقلم خود گواہ شد۔ احمد الدین زرگر سکرٹری وصایا محلہ ارائیاں قادیان بقلم خود۔ گواہ شد۔ چراغ دین احمدی مدرس بقلم خود۔

نمبر ۳۴۴۰:۔ منکہ عبد اللہ خان ولد خواجہ خان قوم راجپوت پیشہ زراعت ساکن کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۲۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۳-۳-۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک گھماؤں تین کنال اراضی جو کہ میرے گذارے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس کی قیمت آج کے نرخ دو صد روپیہ ہے۔ علاوہ اسکے جو کوئی بھی زمین اپنے گذارہ کے لئے ٹھیکہ یا چکوتہ پر لیا کروں۔ تو اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ سے ماہوار یا ششماہی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری جائداد غیر منقولہ [illegible]

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہیر ہٹلر کے متعلق برلن سے ۵ ؍اگست کی اطلاع ہے کہ اس نے پریذیڈنٹ بننے کے بعد قیصر کی جرمنی میں واپسی کے متعلق سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

داخلۂ مناور کے متعلق بل کے سلسلہ میں شملہ سے ۵ ؍اگست کی اطلاع کے مطابق ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ بل اسمبلی کے شملہ سیشن میں پیش ہونے والا تھا۔ لیکن مسٹر رنگا ایر کی غیر حاضری کی وجہ سے پیش نہیں ہوگا اب موجودہ اسمبلی کی زندگی میں اس کے پیش کئے جانے کی کوئی توقع نہیں۔ البتہ جب انتخابات کے بعد نئی اسمبلی عالم وجود میں آئیگی۔ اور اس میں کانگرس پارٹی طاقتور ہوگی۔ تو اس صورت میں اس بل کو پھر زندہ کیا جا سکیگا۔

گاندھی جی نے ۵ ؍اگست کو واردھا میں ایک نمائندہ پریس سے کہا کہ میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ جب تک اچھوت ادہار کا کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچے۔ میں اور کوئی کام نہ کروں۔ نیز کہا لوگ پوچھتے ہیں۔ کیا برت ختم ہونے پر بھی گرفتار ہو جاؤں گا۔ اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تک گرفتار ہونے سے بچوں جب تک کہ اچھوت ادہار کا مشن پورا نہیں ہو جاتا۔ ہریجن ادھار کے لئے ابھی مجھے بہت کچھ کرنا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ہریجن ادھار کے لئے میں نے جس قدر کام کیا ہے۔ میرے جیل میں جانے سے ملیامیٹ نہ ہو جائے۔

سر ہری سنگھ گوڑ نے شملہ سے ۴ ؍اگست کی اطلاع کے مطابق ایسوسی ایٹڈ پریس سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ نئی اصلاحات کے سلسلہ میں انڈیا ایکٹ کے ماتحت جب صوبجاتی خودمختاری نافذ کی جائے گی۔ تو حکومت ہند کئی موجودہ اختیارات سے محروم کر دی جائیگی۔ اور ان کانگرسیوں کو جو وائٹ پیپر کو ناکافی سمجھ کر اسمبلی میں اس کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ بتایا جائیگا کہ یہ سوال گورنر جنرل با جلاس کونسل کے دائرہ اختیارات سے باہر ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ فروری یا مارچ ۳۵ء میں انڈیا بل پارلیمنٹ میں پیش کئے جانے کے بعد ایکٹ کی صورت اختیار کرے گا۔ اس ایکٹ کے ماتحت صوبجات کو خودمختاری مل جائے گی۔ اور جو اختیارات صوبجات کو ملیں گے ان سے مرکزی حکومت محروم کر دی جائے گی۔ اور چند حالات کے ماسوا حکومت ہند کے ہوم ممبر سے امن اور قانون کے متعلق اختیارات چھین لئے جائیں گے۔ اسی طرح فنانس ممبر اور دیگر ممبران کے اختیارات بھی کم کئے جائیں گے۔ اور مرکزی حکومت کے اختیارات بہت محدود ہو جائیں گے۔ اس لئے اگر نئی اسمبلی میں وائٹ پیپر کی تنسیخ کے لئے تحریک پیش کی گئی۔ تو حکومت آسانی سے اسے ٹال سکتی ہے۔

پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے نے بنارس سے ۴ ؍اگست کی اطلاع کے مطابق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہمارے استعفوں کے یہ معنی نہیں۔ کہ کانگرس سے ہم نے قطع تعلق کر لیا ہے۔

نیو یارک سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ گرم لو کی تباہ کاریوں کے بعد اب طوفان اور سیلاب نے قیامت برپا کر رکھی ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں کافی نقصان جان ہوا ہے۔ اور مالی نقصان کا اندازہ کئی کروڑ ڈالر لگایا جاتا ہے۔ سامان خورد و نوش کی بہم رسانی کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ اور بیسیوں اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

جرمنی کے وزیر جنگ نے ۴ ؍اگست کی اطلاع کے مطابق اعلان کیا ہے۔ کہ محکمہ جات بری اور بحری کے تمام سرکردہ افسروں نے ہر ہٹلر سے وفاداری کے متعلق حلف اٹھائے ہیں۔ اور موصوف کو افواج کا کمانڈر انچیف تسلیم کر لیا ہے۔

شملہ سے ۴ ؍اگست کی اطلاع ہے۔ کہ لیجسلیٹو محکمہ کی ایک کانفرنس اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی کہ کس طرح اسمبلی کے موجودہ ممبران کو جو روزانہ الاؤنس ملتا ہے اس کی بجائے مکمل سیشن کا کوئی الاؤنس مقرر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں پیش کردہ تجاویز کی تفصیلات کا ابھی پتہ نہیں چل سکا۔ لیکن توقع کی جاتی ہے کہ اگر اسمبلی کے ممبران کے متعلق کوئی تجویز منظور ہوئی۔ تو غالباً اسی قسم کی کوئی سکیم کونسل آف سٹیٹ کے ممبران کے لئے بھی مرتب کی جائے گی۔

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ رپورٹ مذکورہ پر ۲۵ ؍اکتوبر کو دستخط ہو نگے۔ اور ۲۱ ؍نومبر کو انگلستان و ہندوستان میں بیک وقت شائع ہو جائیگی

اسمبلی کے اجلاس شملہ منعقدہ ۶ ؍اگست میں قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال کو مستقل قانون قرار دینے کا مسودہ پیش ہوا۔ آراء شماری پر ۵۴ آراء اس کے حق میں اور ۳۴ خلاف نکلیں۔ کثرت آراء سے مسودہ قانون منظور ہو گیا

پیرس سے ۵ ؍اگست کی اطلاع ہے کہ چار پروفیسروں نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جس کی مدد سے ہوائی جہاز ڈرائیور کے بغیر ہی پرواز کر سکتا۔ اور نیچے اتر سکتا ہے صرف ریڈیو کا کنٹرول ہوگا۔

نتھیاگلی سے ۴ ؍اگست کی اطلاع ہے۔ کہ ہفتہ گذشتہ کے آخر میں ایک پُر اسرار سرحدی فقیر جو علی لنگو کے فقیر کے نام سے مشہور ہے۔ اور جو عرصہ سے حکومت کے لئے ایک زبردست مشکل بنا ہوا ہے۔ بہت سے ہمراہیوں سمیت جبراً مالاکنڈ کے علاقہ میں گھس گیا۔ کوٹ سے چار میل کے فاصلہ پر پہنچ کر قبائلی گارڈوں سے اس کا جم کر مقابلہ ہوا۔ ایک پہرہ دار ہلاک اور آٹھ مجروح ہو گئے۔ فقیر کے رفقاء نے ہوائی جہاز پر بھی فائر کئے۔ جس کا جواب مشین گن کی گولیوں سے دیا گیا۔ اور کئی آدمی مارے گئے

کانگرس کے ضبط شدہ روپیہ کے متعلق سر ہنری کریک نے ۶ ؍اگست کو ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ اس کی واپسی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ضبط شدہ روپیہ ہر ایک صوبہ کے خزانے میں داخل کر دیا گیا ہے۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس کے متعلق جنیوا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہ روس جانا چاہتے تھے۔ لیکن گورنمنٹ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

سر شادی لال پریوی کونسلر جو یورپ گئے ہوئے تھے۔ ۶ ؍اگست کو ہوائی جہاز سے ساحل بمبئی پر اترے۔

حیدر آباد دکن سے ۶ ؍اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ ہز اگزالٹڈ نظام حیدر آباد کے دوسرے شہزادہ معظم جاہ سٹی امپرومنٹ بورڈ کے پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں عہدہ کا چارج لینے کے موقع پر ریاست کے کئی سرکردہ افسران موجود تھے۔ سات توپوں کی سلامی اتاری گئی۔

کمیونل ایوارڈ کے متعلق واردھا سے ۵ ؍اگست کی اطلاع کے مطابق گاندھی جی نے اخبار "سرچ لائٹ" کے نمائندہ سے کہا۔ کہ اگر اس وجہ سے کانگرس کی طاقت کمزور ہوتی ہے۔ تو ہو جائے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ تبدیل نہیں ہو سکتا۔

سی پی اور برار میں ماہ مارچ سے ہیضہ پھیلا ہوا ہے ناگپور سے ۵ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ اس وقت تک ہیضہ کے تیرہ ہزار دو سو چار کیس ہوئے۔ جن میں سے ۸ ہزار ۲۶۶ مہلک ثابت ہوئے۔ اس عرصہ میں ۸۵ ہزار آدمیوں کو ٹیکے لگائے گئے۔ اور پانچ ہزار کنوؤں میں دوائی ڈالی گئی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی